احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 11 ستمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11 ستمبر 2003ء 13 رجب 1424 ہجری-11 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 206

پوشیدہ انفاق

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

سات آدمی قیامت کے دن سایۂ رحمت الٰہی کے نیچے ہوں گے- ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا-

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب الصدقۃ بالیمین حدیث نمبر 1334)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

صدقہ وخیرات حضرت مسیح موعود کی عادت میں بہت تھا۔ اور عام طور پر آپ کا معمول تھا کہ 1/10 حصہ صدقہ کر دیتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت اماں جان کی ایک روایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی میں لکھی ہے کہ

''حضرت مسیح موعود صدقہ بہت دیا کرتے تھے اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے۔ اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقے کے لئے الگ کر دیتے تھے۔ اور اس میں سے دیتے رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے بیان فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ کر دیا جاوے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی کیونکہ وہ روپیہ دوسرے مصرف میں نہیں آسکتا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا اسی غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے ورنہ ویسے دینے کو تو اس سے زیادہ بھی دیتے تھے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ کیا آپ صدقہ دینے میں احمدی اور غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا نہیں''۔

غرض سراً و علانیۃً ہمیشہ جود وعطا میں مصروف رہتے رمضان کے مہینے میں آپ کا ہاتھ بہت وسیع ہوتا تھا۔ اور اکثر حاجت مندوں کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔ اور ایسے طریق پر کہ کسی دوسرے کو علم نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن وہ لوگ آپ کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کر دیتے۔ (سیرۃ مسیح موعود ص 301)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود کے پاس ایک اچھوتی حمائل تھی جو نہایت خوشخط چھپی ہوئی تھی اور آپ کو بہت پسند تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضور سے سوال کیا کہ وہ حمائل اسے دے دیں حضور نے فوراً اسے دے دی اور انکار نہ کیا۔ کسی دوسرے وقت میں جب اس حمائل کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ حمائل مجھے بہت پسند تھی مگر میں نے دل میں سوچا اما السائل فلا تنہر اور اس پر عمل کر کے سائل کے سوال کا انکار نہ کیا''۔

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے بیان کیا کہ

''ایک دفعہ مجھے ماسٹر صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا۔ ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا حضور مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دیں۔ تو حضور اسی وقت اندر گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے اور کہنے لگے جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں پسند ہیں تو حضور نے دونوں ہی دے دیئے''۔ (شمائل احمد ص 78)

حفاظ کرام متوجہ ہوں

امسال ماہ رمضان کا آغاز ماہ اکتوبر کے آخری عشرہ میں ہو رہا ہے ان بابرکت ایام میں جو حفاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں (اپنے مکمل پتہ معہ فون نمبر) 15۔ اکتوبر تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اسی طرح جو جماعتیں حفاظ کرام کیلئے ڈیمانڈ کرنا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں اس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

صدیق بانی گولڈ میڈل وسکالرشپ 2003ء کا اپ ڈیٹ

مورخہ 10 ستمبر 2003ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء مقرر ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ عتیق الرحمٰن صاحب ابن من الرحمٰن صاحب حاصل کردہ نمبر 936 فیصل آباد بورڈ

☆ پری میڈیکل گروپ نور الامین صاحب ابن ڈاکٹر عبدالخالق منیر صاحب حاصل کردہ نمبر 912 ملتان بورڈ اور شگفتہ کنول صاحبہ بنت ریاض احمد صاحب حاصل کردہ نمبر 912 ایبٹ آباد بورڈ۔

☆ جنرل گروپ سید مشہود احمد صاحب ابن سید محمود احمد صاحب حاصل کردہ نمبر 855 فیصل آباد بورڈ۔

پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔

نوٹ:۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہوجائیں گی۔

(نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

2001ء ⑥

23 تا 25 نومبر — اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے تحت سپین میں منعقدہ انٹرنیشنل کانفرنس میں جماعت کی نمائندگی۔

نومبر — بینن حکومت نے ڈاکٹر عبدالسلام یادگاری ٹکٹ شائع کیا۔ جنوری 2002ء میں اسے باقاعدہ جاری کیا گیا۔

3 دسمبر — بیت الرحمان میری لینڈ امریکہ میں کاؤنٹی کی سالانہ دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔

24 تا 26 دسمبر — کینیا کا 24 واں جلسہ سالانہ۔

25 دسمبر — نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن کے تحت ربوہ میں سیمینار، نمائش اور ورکشاپ منعقد ہوئی۔

25 دسمبر — بی بی سی ریڈیو 4 کے پروگرام میں احمدی مربی کی شرکت۔

28 تا 30 دسمبر — نائیجیریا کا 52 واں جلسہ سالانہ۔ 28 ہزار افراد کی شرکت۔

29,30 دسمبر — مجلس انصار اللہ پاکستان کی پہلی سالانہ علمی ریلی، 26 اضلاع کی 105 مجالس کے 250 انصار کی شرکت۔

29,30 دسمبر — فرانس کا 10 واں جلسہ سالانہ۔

متفرق

— ناروے کی تمام لائبریریوں (1124) میں کتب ''مسیح ہندوستان میں'' اور ''عیسائیت ۔ حقیقت سے فسانہ تک'' رکھوائی گئیں۔ ناروے کے انتہائی شمالی صوبہ کا جس میں North Cape واقع ہے ایک وفد نے دورہ کیا اور دعوت الی اللہ کی۔

— جرمنی نے 50 لاکھ کی تعداد میں ایک فولڈر شائع کیا۔ اور ڈاک کے ذریعہ اسے گھر گھر پہنچایا گیا۔ انصار اللہ جرمنی نے 76 دعوت الی اللہ کے سٹال لگائے۔ 205 بیعتیں حاصل کیں۔

— ہالینڈ میں 16 لاکھ کی تعداد میں فولڈر شائع کر کے گھر گھر پہنچایا گیا۔

— تنزانیہ میں 5 نئے ہومیو پیتھک کلینکس کا قیام عمل میں آیا۔

— حضور نے ایک رویا کی بناء پر فرمایا کہ تمام ممالک میں تعلیمی بورڈ قائم کئے جائیں۔

— میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل کا اجراء ہوا۔ اس کی تقسیم انعامات کی پہلی تقریب مئی 2002ء میں منعقد ہوئی۔

— وقف جدید کے 180 معلمین 750 دیہاتوں میں تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے رہے تھے

ذیلی تنظیموں کے لئے ایک ہدایت

❀ تحریک جدید کے چندہ کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 1993ء)

تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہونے کو ہے۔ اسے ہر پہلو سے کامیاب بنانے کیلئے ذیلی تنظیموں کو چاہئے کہ اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مذکورہ بالا ہدایت کی روشنی میں تحریک جدید سے ہمہ جہتی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اے میرے سانسوں میں بسنے والو

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مُسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
ہمارے شام و سَحر کا کیا حال پوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیب اِن کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صبح و شام کہنا
تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدر کے زائچے میں
تمہارے خُونِ جگر کی مَے سے ہی میرا بھرتا ہے جام کہنا
الگ نہیں کوئی ذات میری تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی مَعْمُور ہے زیست کا اِنصرام کہنا
اے میرے سانسوں میں بسنے والو! بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مُدام کہنا
تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے مِری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و اَلَم سے تر ہیں مرے سجود و قیام کہنا
تمہیں مٹانے کا زُعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی ' کرے گا رُسوائے عام کہنا
خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مقام - کہنا
بساطِ دنیا الٹ رہی ہے- حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نَو کے اُبھر رہے ہیں- بدل رہا ہے نِظام ' کہنا
کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بڑھے چلو شاہراہ دینِ متیں پہ ڈرانا سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

(کلام طاہر)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

فضل احمد شاہد صاحب

تعارف کتب

انوار الاسلام

حضرت مسیح موعود

عبداللہ آتھم سے مباحثہ امرتسر (جنگ مقدس) کے اختتام پر حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ گزر گئی اور آتھم نہ مرا اور اللہ تعالیٰ نے حسب پیشگوئی رجوع الی الحق کی وجہ سے اسے مہلت عطا فرمائی تو عیسائیوں نے اس پر بڑی خوشیاں منائیں۔ اور اسے عیسائیت کی فتح سمجھ کر امرتسر میں آتھم کا جلوس بھی نکالا۔ آتھم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں مخالفین سلسلہ کے ردعمل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے فوری جواب کے لئے حضرت مسیح موعود نے 5 ستمبر 1894ء کو ایک کتاب تالیف فرمائی۔ جس کا نام ''انوار الاسلام'' رکھا گیا۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد 9 میں شامل ہے اس رسالہ کی بعض باتیں درج ذیل ہیں۔

عبداللہ آتھم کی کیفیت

حضرت مسیح موعود نے کتاب میں بار بار اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ:

''الہام الٰہی میں چونکہ اس بات کا ذکر تھا کہ عبداللہ آتھم اگر رجوع کرے گا تو موت سے بچ جائے گا۔ چونکہ اس نے رجوع کیا اس لئے موت سے بچ گیا۔ جو پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر (۔) پر قائم رہتا اور (۔) عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے بتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے (۔) کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا۔ جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور پر ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔'' (صفحہ 2)

''مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر (۔) صداقت کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہم نے اس کے ہم اور غم پر اطلاع پائی۔ یعنی وہ (۔) پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اس پر رعب غالب ہوا۔ اس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ (۔) پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اس کے دل پر ہوا اور کیسی اس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت غالب آ گئی۔ اور کیسی الہامی پیشگوئی کے رعب نے اس کے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ سخت بے تاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا''۔

(صفحہ 4)

عذاب کب آتا ہے

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں اس سوال کا جواب بھی دیا ہے کہ عذاب کب اور کس صورت میں آتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

''قدیم سے الٰہی سنت اسی طرح پر ہے کہ جب تک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بے باک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اس کو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو اس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے اس پر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الٰہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے۔'' (صفحہ 3)

''تمام عذاب محض کفر کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹھٹھے اور ایذا میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے آپ سامان پیدا کئے۔ تب غضب الٰہی جوش میں آیا اور طرح طرح کے عذابوں سے ان کو ہلاک کیا۔''

(صفحہ 14-15)

صادق کامیاب و کامران ہوتا ہے

عبداللہ آتھم کی پیشگوئی چونکہ کج طبع لوگوں کے لئے ایک ابتلاء کا موجب بن سکتی تھی اور یہ سلسلہ کے ابتدائی ایام تھے اس لئے حضرت مسیح موعود نے ایک زندگی بخش پیغام دیا۔ جو سعادت مندوں کے لئے آب حیات کا موجب ہے فرمایا:

''زیادہ تر افسوس ان بعض لوگوں پر ہے کہ اس فتح نمایاں پر انہوں نے پوری بشاشت ظاہر نہیں کی۔ میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ (۔) لیکن صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہونگا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر میری سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں، اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے......... **پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار وادیاں درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے** نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سب و شتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے''

(صفحہ 23-24)

برکات کی جگہ

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں ایک مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ اس تسلسل میں آپ فرماتے ہیں:

''اگر حقیقی برکات کو دیکھنا ہو تو اس جگہ آ کر دیکھ لو۔ دیکھو کیونکر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک (۔) کی عربی دانی میں زبان کھولی اور قرآنی نکات اس کی زبان پر جاری کئے۔ اور وہ بلاغت اور فصاحت عنایت کی جس سے تمہارا اور تمہارے جیسے مخالفوں کا منہ کالا ہو گیا۔ اور مقابلہ سے عاجز آ گئے۔ خدا تعالیٰ نے ہزاروں آدمیوں کو اس طرف رجوع دے دیا۔ چنانچہ وہ لوگ ہزار ہا روپیہ کے ساتھ مدد کرتے ہیں۔ اگر پچاس ہزار روپیہ کی بھی ضرورت ہو بلا توقف حاضر ہو جائیں۔ مالوں اور جانوں کو فدا کر رہے ہیں۔ صد ہا لوگ آتے جاتے اور ایک جماعت کثیر جمع رہتی ہے۔ چنانچہ بعض وقت سو سے زیادہ آدمی اور بعض اوقات دو دو سو جمع ہوتے ہیں''۔

(صفحہ 39-40)

ہمارا انجام کیا ہوگا

حضرت مسیح موعود نے اس عنوان کے تابع بہت ایمان افروز رنگ میں اپنے مستقبل پر روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں:-

''بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے اور بجز اس غیب دان کے آخری دنوں کی کس کو خبر ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذلت کے ساتھ ہلاک ہو جائے اور حاسدوں کی تمنا ہے کہ اس پر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں اور عنقریب ہے کہ ان کے بدخیالات اور بدارادے انہی پر پڑیں۔ اس میں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔

باقی صفحہ 4 پر

مرتبہ: عبدالسلام عارف صاحب

تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں

تربیت اولاد کے سنہری گر اور ذرائع

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرۂ تاباں تیرا
(درثمین)

اولاد کا شوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

بہت سے لوگ جو اہل وعیال کا تہیہ کرتے ہیں اوران کے سارے ہم وغم اسی پر آ کر ختم ہو جاتے ہیں کہ ان کی اولاد ان کے بعد ان کے مال واسباب اور جائیداد کی مالک اور جانشین ہو اگر انسان اسی حد تک محدود ہے اور وہ خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس کی جائیداد کا کون مالک ہوا ہے اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا اس کا قصہ تو پاک ہو چکا اور یہ کبھی پھر دنیا میں نہیں آئے گا اس لئے ایسے ہم وغم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔

(ملفوظات جلد 3 ص 598)

انمول نصیحت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہوتا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

(ملفوظات جلد 4 ص 445)

بچوں کو مارنا شرک ہے

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا آپ نے انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے، کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 308-309)

حضور نے ایک دفعہ اپنی پانچ دعاؤں کا ذکر فرمایا:

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

(ملفوظات جلد 1 ص 309)

بچوں کی تربیت کا طریق

حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو اسے یکلخت موقوف کردو ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد 1 ص 309)

مراتب تربیت کا خیال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 1 ص 562)

تعلیم وتربیت کی عمر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ بات بھی غور کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے جب داڑھی نکل آئی تب ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے غرض یہ ایک طویل امر ہے مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔

دیکھو تمہارے ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا اگر...... پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔ (ملفوظات جلد 1 ص 44-45)

دینی صحبت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور ..... پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں ..... کے لئے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔ (ملفوظات جلد 1 ص 45)

متقی کی اولاد کا کفیل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں بچہ تھا۔ بوڑھا ہوا میں نے کسی خدا پرست کو ذلیل حالت میں نہیں دیکھا اور نہ اس کے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ ٹکڑے مانگتے ہوں گویا متقی کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ ذمہ دار ہوتا ہے۔ لیکن حدیث میں آیا ہے ظالم اپنے اہل وعیال پر بھی ظلم کرتا ہے کیونکہ ان پر اس کا بد اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 118)

بچپن سے ہی روحانی تعلیم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے تو وہی باتیں ان کے بدن میں شیر مادر کی طرح رچ جائیں گی پھر سوا اس کے اور کیا ہے کہ وہ (دین) سے پھر جائیں۔ عیسائی تو بہت کم ہوں کیوں کہ تثلیث وکفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ ایسا لغو ہے کہ اسے کوئی عقیل وفہیم قبول نہیں کر سکتا البتہ دہریہ ہو جانے کا بہت خطرہ ہے پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جاوے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 637)

بقیہ صفحہ 3

لیکن جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی روح ان کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں اور چاروں طرف سے ان پر لعن وطعن کی بارشیں ہوں اور ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں.......... سو اوّل نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے اسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا'' (صفحہ 52 تا 54)

درحقیقت ایک سو پچیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب اپنے اندر متعدد حقائق ومعارف سمیٹے ہوئے ہے اور اس کا علم اس کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو حقائق ومعارف کے طالب ہیں ان کو مطالعہ کی چاٹ لگانے کے لئے یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں کئی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ مہدی موعود کی صداقت کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں اس کتاب کا ضمیمہ اصل کتاب سے بھی بہت لمبا اور حقائق ومعارف کا مجموعہ ہے اس کتاب میں انعامی چیلنج بھی دیئے گئے ہیں۔ آیئے ان حقائق ومعارف کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

معاشرے میں آجر اور اجیر کا کردار اور حقوق و فرائض

دونوں طرف سے محبت کا اظہار قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق ضروری ہے

مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

انسان ایک معاشرتی جاندار ہے اور ہر شخص کسی نہ کسی کام کے لئے دوسرے سے وابستہ ہے۔ کوئی معاشرہ اس تعاون اور وابستگی کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔ خواہ کوئی شخص کتنا ہی دولت مند ہو اس کو دولت کے حصول اور آرام کے حصول اور شہرت کے حصول اور قوت کے حصول ہر کام میں دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے۔ اکثر اوقات وہ یہ مدد خریدتا ہے۔ اور کسی شخص کو اپنے کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے رقم مہیا کرتا ہے تا وہ اس کے بدلے میں اس کی مدد کر سکے۔ رقم مہیا کرنے والے شخص کو آجر اور اس کے بدلہ میں اس کا کام کرنے والے شخص کو اجیر کہتے ہیں۔

تین قسم کے تعلقات

آجر اور اجیر کے اس تعلق میں دنیا میں تین طریق رائج ہیں۔ ایک لالچ ہے جو آج کل کی مغربی دنیا میں عام ہے۔ اس کے تحت کسی شخص کو اچھی تنخواہ اور پرکشش مراعات پر ملازم رکھا جاتا ہے۔ تا کہ وہ ان مراعات کے تحت کام کرے اور اس طرح کام کرنے والا شخص اچھی تنخواہ کے لالچ میں اچھا کام کرتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر اس نے اچھے نتائج حاصل نہ کئے تو آجر اسے ملازمت سے فارغ کر دے گا۔

دوسرا طریق دھونس اور رعب کا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے جیسے تیسری دنیا کے غیر ترقی یافتہ ممالک میں یہ طریق بہت رائج ہے۔ اس کی وجہ شائد سینکڑوں سال کی بادشاہت اور جاگیردارانہ سوچ ہے جس میں ملازم کو ملازم کی بجائے غلام سمجھا جاتا ہے۔ اور اسے کم تنخواہ پر ملازمت دی جاتی ہے اور اس میں ڈانٹ ڈپٹ حتیٰ کہ مار پیٹ کا عنصر بھی شامل کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ وسائل کم ہیں اس لئے وہ غریب شخص مجبوراً اپنی عزت نفس کو تالا لگا کے ملازمت کرتا رہتا ہے۔ اسے ایک کم تر انسان سمجھا جاتا ہے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر اس کی عزت ادھیڑ کر رکھ دی جاتی ہے۔

تیسرا اور سب سے اہم طریق محبت کا ہے۔ جس میں آجر اور اجیر ایک دوسرے کا خیال کرتے ہیں اور آپس میں آہستہ آہستہ محبت کا ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے کہ آجر اپنے ملازم کی مشکلات میں مدد کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے اور اسی طرح ملازم بھی ہر طرح مالک کے مفاد کو عزیز تر جانتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کبھی اس کے مفاد پر زد نہ آئے۔ دراصل یہی طریق مذہب نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور دنیا میں آج کل جاپان میں بھی جو ترقی میں حیرت انگیز صلاحیتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے یہی طریق رائج ہے۔

ہمارے ایک عزیز جاپان سے آئے تو انہوں نے بتایا کہ ایک کمپنی بند ہو رہی تھی۔ لیکن اس کا مالک اسے مکمل طور پر بند کرنے میں دیر کر رہا تھا۔ اس سے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ وہ کوشش کر رہا ہے کہ بند ہونے والی کمپنی کے ملازمین کو کسی اور جگہ ملازمت مل جائے۔ اب تک خاصے ملازم کھپائے جا چکے ہیں۔ ابھی کچھ باقی ہیں اور وہ انہیں کسی اور جگہ کھپا کر ہی کمپنی بند کرے گا۔

یہ وہ رویہ ہے جس سے ملازم کے دل میں مالک کی محبت گھر کر لیتی ہے۔ بلکہ عقیدت کی حد تک جگہ بنا لیتی ہے۔ ورنہ باقی دنیا میں اگر کوئی کاروبار ٹھپ ہو جائے تو ملازمین کو کھڑے پاؤں نکال باہر کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کو زیر غور لایا ہی نہیں جاتا کہ ان ملازمین کا کیا بنے گا؟

محنت کی عظمت

ہمارے مذہب میں مزدور کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ الکاسب حبیب اللّٰہ۔ ہاتھ سے کام کرنے والا خدا کا محبوب ہوتا ہے۔ اس طرح اس ایک فقرے سے ہی مزدور کی عزت کو بے حد بڑھا دیا گیا۔ پھر حکم ہے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کی مزدوری ادا کر دو۔ یعنی جتنی جلد ممکن ہو حساب فہمی کر لو۔ بعدہ مشکلات پیدا نہ کرو۔ بعض لوگ ادائیگی کرتے وقت ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح مزدور کے پیسے کاٹ لئے جائیں۔ حالانکہ یہ بات عمومی انسانی اخلاق کے بھی منافی ہے۔ ایک مزدور کو جو دہاڑی ملتی ہے وہ اسے اول تو کفایت ہی نہیں کرتی۔ پھر اس میں سے بھی اگر کچھ رقم کاٹ لی جائے تو وہ بے چارہ تو بالکل ہی مشکل میں پڑ جاتا ہے۔ اگر مزدور اچھا کام کرے تو کیا حرج ہے کہ اسے دہاڑی سے کچھ زیادہ ادا کر دیا جائے۔ اس طرح اس کے دل میں محبت اور وفاداری کا جذبہ پیدا ہو گا اور وہ شوق اور محنت سے کام کرے گا۔

بعض اوقات ملازم بھی ایمانداری سے کام نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ایک ملازم کے اوصاف میں دو خوبیاں بیان کی گئی ہیں کہ وہ "قوی" اور "امین" ہوتا ہے۔ یعنی ایک تو وہ جسمانی اور ذہنی طور پر اتنا مضبوط ہو کہ اپنی ذمہ داری کو ادا کر سکے۔ اور دوسرے امانتدار ہو اور مالک کے مفاد کو نقصان نہ پہنچائے۔ چنانچہ ملازم کی بھی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ پوری ذمہ داری سے اپنے پر عائد ذمہ داریوں کو ادا کرے اور مالک کو بھی چاہئے کہ اس کا خیال رکھے۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی ملازم کھانا تیار کرے اور تمہیں اسے ساتھ بٹھا کر کھلانے کی توفیق نہ ہو تو کم از کم ایک دو لقمے ہی اسے دے دیا کرو۔ کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے بنایا ہے۔

اس میں بھی بعض اوقات ہمارے معاشرے میں بے اعتنائی ہو جاتی ہے۔ باورچی سے اچھے لذیذ کھانے پکوائے جاتے ہیں لیکن اسے یا دوسرے ملازمین کو عام سادہ کھانا دے دیا جاتا ہے۔ یہ طریق بہرحال دلوں میں محبت پیدا کرنے والا نہیں۔

ملازم کے جذبات کا خیال رکھنا اہم بات ہے۔ آخر کو وہ انسان ہے اور ہو سکتا ہے کہ اپنے رویوں میں وہ مالک سے بہتر انسان ہو۔ صرف غربت اسے اس جگہ پر لے آئی ہے کہ وہ کہیں ملازمت کر رہا ہے۔ تو غربت بذات خود کوئی جرم تو نہیں ہے کہ اس کے جذبات کو بار بار کچلا جائے اور عزت نفس مجروح کی جائے۔ اور اگر مالک اسے تنخواہ دے رہا ہے تو وہ اس کے بالمقابل اس کا کام بھی تو کر رہا ہے۔ بلکہ ہر کاروبار میں یہ بنیادی اصول ہے کہ کوئی شخص جتنی تنخواہ لے رہا ہو ہمیشہ اس سے زیادہ فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ ورنہ کم فائدہ پہنچا کر زیادہ تنخواہ وصول کر لینا تو سراسر نقصان کا سودا ہے اور کوئی مالک یہ سودا کیوں کرے گا؟

انسانی جذبات کی محافظ تعلیم

دین حق میں انسانی جذبات کا خیال رکھنے کا بڑا زور ہے۔ اور صحابہؓ اس پر بڑی سختی سے کاربند تھے کہ کسی غلام کے جذبات بھی مجروح نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوذرؓ کے بارہ میں درج ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے ایک بہت خوبصورت جوڑا پہنا ہوا تھا اور ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہنا ہوا تھا۔ کسی نے آپؓ سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضورؐ کے زمانہ میں میں نے اپنے ایک غلام کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کئے۔ آنحضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم میں جہالت کی ایک رگ ابھی باقی ہے۔ یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

(بخاری کتاب الایمان)

آنحضرتؐ کا نمونہ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ آنحضورؐ نے مجھے کسی کام سے بھجوایا میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا۔ لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ میں ضرور جاؤں گا کیونکہ حضورؐ حکم دے رہے ہیں۔ بہرحال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ آنحضورؐ تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ انس جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ ہاں ابھی جاتا ہوں۔ خدا کی قسم۔ میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی۔ مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز میں سخت باز پرس کروں گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا۔ اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی۔

خادموں سے حسن سلوک

حضرت مسیح موعودؑ کا بھی اپنے خدام سے حسن سلوک ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضور کے ایک خادم حافظ حامد علی صاحب تھے۔ پنجاب کے جاگیردارانہ ماحول میں ملازم کو انسان بھی نہیں سمجھا جاتا اور "اوئے" اور "تو" کہہ کر بلایا جاتا ہے۔ اس ماحول میں حضور حافظ صاحب کو "میاں حامد علی" کے نام سے پکارتے اور ہر طرح عزت و احترام سے پیش آتے۔ حافظ صاحب بعض کام بھول جاتے تھے۔ حضور انہیں ڈاکخانہ میں ڈالنے کے لئے خطوط وغیرہ دیا کرتے۔ ایک دفعہ بعض بچے ایک ردی کے ڈھیر میں سے بہت سے خطوط اٹھا کر لائے جو حضور نے حافظ صاحب کو سپرد ڈاک کرنے کے لئے دیئے تھے۔ لیکن حافظ صاحب نے وہ خطوط ڈاک میں ڈالے ہی نہیں۔ حضور نے جب ان خطوط کو دیکھا تو حافظ صاحب کو بلایا اور صرف اتنا فرمایا کہ آپ کو نسیان بہت ہو گیا۔ اتنی اہم ڈاک ضائع کر دی۔ حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے تو ایسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں۔"

یہ وہ رویہ ہے جو انسان کو انسان سے ایک ایسے رشتے میں پرو دیتا ہے جو پھر اٹوٹ ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر صرف کام کے بدلہ میں رقم کا اصول اپنایا جائے تو بات میکانکی سی ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ اسی طرح کا نکلتا ہے جیسے ایک زمیندار نے ایک ملازم رکھا۔ ملازم نے

شرط عائد کی کہ اس کے کاموں کی ایک فہرست بنا کر اسے دے دی جائے اور وہ وہی کام کرے گا جو اس فہرست میں درج ہوں گے۔ چنانچہ فہرست تیار ہو گئی اور کام چل نکلا۔ ایک روز زمیندار گھوڑے پر کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑا بدکا اور زمیندار نیچے گر گیا۔ سخت زخمی حالت میں اس نے پاس کھڑے ملازم سے کہا کہ مجھے اٹھاؤ تو ملازم نے جیب سے فہرست نکال کر اس کا بغور مطالعہ کیا اور اسے بتایا کہ اس میں کہیں درج نہیں کہ جب آپ گھوڑے سے گریں گے تو آپ کو اٹھانا میری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

مغربی دنیا میں آج کل یہی رویہ ہے۔ اگر پانچ بجے کام ختم ہوتا ہو تو مالک کی خواہش ہوتی ہے کہ اس وقت تک زیادہ سے زیادہ کام لے لے جب کہ ملازم کی خواہش ہوتی ہے کہ جلد پانچ بجیں تا کہ وہ کام سے جان چھڑائے۔ چنانچہ پانچ بجتے ہی وہ کام ختم کر دیتا ہے۔ اور پھر اوور ٹائم کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

محبت کے رشتے کا اظہار دونوں طرف سے ہونا چاہئے۔ ہاں مالک چونکہ دینے والا ہاتھ ہے اس لئے اس کی طرف سے پہل ہونی چاہئے۔ مگر ملازم کو بھی چاہئے کہ وہ اس محبت کا جواب محبت سے دے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اس نرم رویہ کے باعث کام میں کوتاہی کرے اور مراعات تو تمام وصول کرتا رہے لیکن فرائض پورے ادا نہ کرے۔ بلکہ اسے بھی قرآن کریم میں بیان فرمودہ قوی امین کے اصول کے مطابق محنت اور ایمانداری سے کام مکمل کرنا چاہئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35161 میں ملک محمد ثناء اللہ ولد ملک احیاء الدین قوم ملک اعوان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک محمد ثناء اللہ ولد ملک احیاء الدین دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یونس مجوکہ ولد ملک محمود مجوکہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد بھٹی وصیت نمبر 16794

مسل نمبر 35162 میں وقار احمد بھٹی ولد سلطان احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-750 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقار احمد بھٹی ولد سلطان احمد بھٹی دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد انور ولد عبدالسمیع انور دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 غضنفر احمد عدنان ولد محمد شریف دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 35163 میں صبۃ العلیم بنت چوہدری پروفیسر خلیل احمد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-5-1003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صبۃ العلیم بنت چوہدری پروفیسر خلیل احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد مہار ولد نعیم احمد مہار دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نبیل احمد خلیل دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 35164 میں فرزانہ شاہین بنت یعقوب احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99/P ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرزانہ شاہین بنت یعقوب احمد چک نمبر 99/P ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 فیاض احمد بلوچ ولد محمد موسیٰ خان بستی مہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

مسل نمبر 35165 میں سلمان محمود ولد محمود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان محمود ولد محمود احمد شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر 1 احمد لقمان صادق وصیت نمبر 27705 گواہ شد نمبر 2 ناصر محمود احمد ولد غلام مہدی شاہدرہ لاہور

مسل نمبر 35166 میں محمد عثمان احمد ولد حفیظ اللہ خان قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میو گارڈن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد سائیکل مالیتی/-3000 روپے۔ 2۔ ایک عدد کلائی گھڑی مالیتی/-10000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ واقع شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان مالیتی/-625000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-750 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عثمان احمد ولد حفیظ اللہ خان میو گارڈن لاہور گواہ شد نمبر 1 حفیظ اللہ خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری خلیل احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم نشتر پارک لاہور

مسل نمبر 35167 میں لئیق احمد ولد منیر احمد قوم منہاس پیشہ ہومیو پیتھک عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھی شاہو لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-7000 روپے ماہوار بصورت ہومیو کلینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لئیق احمد ولد منیر احمد گڑھی شاہو لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری خلیل احمد ولد محمد ابراہیم نشتر پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد عبدالمالک مرحوم علامہ اقبال روڈ لاہور

مسل نمبر 35169 میں طیبہ خان بنت محمد الیاس خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ خان بنت محمد الیاس خان ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم حافظ عبداللطیف صاحب رانجھا ابن حضرت مولانا شیر علی صاحب بورے والا سے لکھتے ہیں کہ مکرمہ ثوبیہ ارم جو میرے برادر نسبتی کی بیٹی ہے اور ایک یتیم لڑکی ہے خاکسار کی زیر کفالت ہے۔ عرصہ ایک سال سے کینسر کی وجہ سے شوکت خانم ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ان دنوں کمزوری اور طبیعت خراب ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

✿ مکرم احمد محمود شاہد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ سعادت صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب باب الابواب کا دوبارہ میجر آپریشن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب بنائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مصطفیٰ آباد قصور لکھتے ہیں کہ خاکسار کے دادا کے چھوٹے بھائی مکرم چودھری فرید احمد صاحب مورخہ 2 ستمبر 2003ء بروز منگل بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ آپ ایک طویل عرصہ چک نمبر 332 ج۔ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بطور صدر خدمات کرتے رہے اور ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم ملک منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے اگلے روز پڑھائی اور مقامی قبرستان میں قبر تیار ہونے پر دعا کروائی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم لطیف احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی)

✿ مکرم لطیف احمد صاحب وغیرہ ساکنان نمبر 16/9 محلہ دارالعلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی (بوٹ میکر گولبازار ربوہ) بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ دو قطعات نمبر 9/17-16 واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7 فٹ (فی قطعہ) ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ یہ قطعات درخواست کے مطابق ہم دونوں بھائیوں (لطیف احمد اور منیر احمد) کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ زاہدہ مبشر صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم لطیف احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فوڈ فیکٹری کیلئے مشورہ

✿ اگر آپ کوئی بھی فوڈ فیکٹری کسی پیمانے پر شروع کرنا چاہتے ہیں یا فوڈ پروسیسنگ کر رہے ہیں نئی پروڈکٹ کوالٹی کنٹرول اور پلانٹ کے بارہ میں فنی مشاورت کیلئے نظارت صنعت و تجارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

اعلان داخلہ

✿ ڈائریکٹوریٹ آف فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپ حکومت پنجاب لاہور نے تربیتی مرکز برائے گلبانی و چمن آرائی کے زیر انتظام مرد و خواتین کیلئے ایک سالہ ڈپلومہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ کورس 15 ستمبر سے شروع ہوگا۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہے۔ کورس کیلئے ٹیوشن و داخلہ فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ درخواست فارم 12 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 6 ستمبر یا مندرجہ ذیل ایڈریس سے رابطہ کریں۔

21 ڈیوس روڈ لاہور فون: 6305393

✿ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے ایم اے فائن آرٹس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 21 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 6 ستمبر۔

✿ یونیورسٹی آف دی پنجاب ادارہ تعلیم و تحقیق نے سیلف سپورٹنگ پروگرام کے تحت ایم۔اے ایجوکیشن (ایلمنٹری سیکنڈری، Early Childhood، اسلامک) MBA، MTE، MS.Ed میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 27۔ اکتوبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 ستمبر۔

✿ فورمین کرسچن کالج لاہور نے MA/M.Sc باٹنی، اکنامکس، انگلش، ریاضی، پولیٹیکل سائنس اردو میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے ڈان 8 ستمبر۔

✿ یونیورسٹی آف دی پنجاب تعلیم و تحقیق لاہور نے M.Ed (ایلمنٹری، سیکنڈری) ایک سالہ مارننگ کلاس M.Ed سائنس ایک سالہ مارننگ کلاس اور M.Ed (ایلمنٹری / سیکنڈری) دو سالہ ایوننگ کلاس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 ستمبر۔

✿ گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج برائے خواتین چونا منڈی لاہور نے ایم۔اے / ایم ایس سی انگریزی، ایجوکیشن، اکنامکس، ابلاغیات، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 13 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 ستمبر۔

(نظارت تعلیم)

سیمینار آگاہی روزگار

✿ مورخہ 9 ستمبر 2003ء بروز منگل بعد عصر دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کے ہال میں نظامت صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت ربوہ کے بیروزگار اور فارغ نوجوانوں کیلئے آگاہی روزگار کے بارہ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ تلاوت کے بعد مکرم راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی نے تعارف پیش کیا پھر مکرم مجیب الرحمٰن درد صاحب نائب ناظر صنعت و تجارت نے کام کی اہمیت کے بارہ میں آگاہ کیا جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ مکرم کرامت اللہ ظفر صاحب ناظم صنعت و تجارت نے جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس نشست سے 150 نوجوانوں نے استفادہ کیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل کی بھارت کو تعاون کی پیشکش اسرائیل نے علیحدگی پسند تحریکوں کو کچلنے کیلئے بھارت کو عملی تجربات کے تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے بھارتی ہم منصب سے ملاقات کی اور واجپائی کو دورہ اسرائیل کی دعوت دی۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دورہ بھارت کے خلاف دہلی ممبئی کلکتہ اور مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں افراد نے جلوس نکالے۔ 100 کو گرفتار کر لیا گیا۔ واجپائی اور شیرون میں فالکن ریڈار کی خریداری پر بھی مذاکرات ہوئے۔

بھارت اور اسرائیل دوستی امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کو دوستی دوطرفہ معاملہ ہے تاہم جب امریکہ کے دو دوست آپس میں تعلق بڑھائیں اور مل کر کام کریں گے تو اس سے امریکہ کو خوشی ہوگی۔

عراقی گورننگ کونسل تسلیم عرب لیگ نے امریکی دباؤ پر عراقی گورننگ کونسل کو تسلیم کر لیا ہے، بی بی سی نے کہا ہے کہ عرب لیگ کے فیصلے سے کونسل کے وقار میں اضافہ ہوگا۔

عراق پر نئی قرارداد مسترد بھارت نے عراق پر نئی قرارداد کا مسودہ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ مسودہ غیر تسلی بخش ہے نئی دہلی نئی قرارداد کے ایسے مسودہ کی حمایت کرے گی جس میں اقوام متحدہ کو وسیع تر کردار دیا گیا ہو۔

ایران کی ایٹمی تنصیبات اسرائیل نے ایران کی ایٹمی تنصیبات پر حملے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تہران اچھی طرح جانتا ہے کہ اسرائیل ایران کے ایٹمی خطرے سے نمٹنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ مسئلہ سفارتی ذرائع سے حل نہ ہوا تو فوجی کارروائی کر سکتے ہیں۔ ایران ایٹم بم بنانے کے راستہ پر گامزن ہے ابھی اس کے پاس جوہری بم بنانے کیلئے مطلوبہ مقدار میں افزودہ یورینیم اور کیمیکل نہیں۔

نائیجیریا میں 110 ہلاک نائیجیریا میں 3 بسوں اور ٹرک کے تصادم میں 110۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ دھماکوں کے بعد 2 بسوں میں آگ لگ گئی۔

عراق میں امن شام کے صدر بشار الاسد نے کہا ہے کہ عراق میں امن غیر ملکی فوجوں کی واپسی سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔

نائیجیریا میں سیلاب نائیجیریا میں سیلاب آ جانے سے ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ طوفانی سیلاب اور بارشوں سے ہزاروں گھر صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ جبکہ 30 ہزار قبریں زیر آب آ گئیں۔

تل ابیب میں خودکش حملے اسرائیل کی جانب سے حماس کے لیڈروں پر فضائی حملہ کے بعد تل ابیب کے ایک اسرائیلی فوج اڈے پر فلسطینی خاتون کے خودکش حملے میں 7۔ افراد ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہو گئے جن میں سے 15۔ افراد کی حالت نازک ہے۔ ایک دوسرے حملے میں 5۔ افراد ہلاک ہوئے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

✿ مکرم احمد حبیب صاحب گل بطور نمائندہ مینیجر الفضل درج ذیل مقاصد کیلئے ضلع حافظ آباد کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب اشتہارات و وصولی رقوم اشتہارات

امراء کرام، مربیان سلسلہ، معلمین، صدران اور خصوصاً خریداران الفضل سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
جمعرات	11۔ستمبر	زوال آفتاب	12-05
جمعرات	11۔ستمبر	غروب آفتاب	6-22
جمعہ	12۔ستمبر	طلوع فجر	4-25
جمعہ	12۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-48

احتساب کا عمل جاری رہنا چاہئے

آئی ایم ایف نے کہاہے کہ پاکستان میں احتساب کا عمل جاری رہنا چاہئے اور قومی دولت لوٹنے والوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ آئی ایم ایف کے مشن نے اپنے ڈیڑھ ہفتے کے دورے کے دوران کہا کہ پاکستانی معیشت ٹیک آف کر چکی ہے، اقتصادی ترقی میں اضافہ کیلئے موجودہ پالیسیاں جاری رکھنا ہوں گی، ٹیکس کے نظام میں مزید بہتری کی ضرورت ہے، تیل کی قیمت میں اضافہ سے پاکستانی معیشت کو دھچکا لگا۔

بھارت کے ساتھ ایٹمی اور فوجی برابری قائم رکھنا ضروری ہے

صدر پاکستان جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کیلئے ایک دوسرے کو ایٹمی ہتھیاروں کی دھمکی دینے کا وقت اب گزر چکا ہے، ایک روسی روزنامہ کامرسنٹ بزنس ڈیلی میں شائع ہونے والے انٹرویو میں انہوں نے کہا جب دونوں جانب سے ایک دوسرے کو ایٹمی دھمکیاں دی جا رہی تھیں تب بھی ہم نے بڑے ضبط وتحمل کا مظاہرہ کیا اور مذاکرات کے ذریعے اختلافات کا حل تلاش کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا پاکستان کیلئے بھارت کے ساتھ ایٹمی اور فوجی برابری قائم رکھنا ضروری ہے۔ ہمیں روایتی ہتھیاروں میں توازن قائم رکھنا ہے اور اس امر کی یقین دہانی حاصل کرنی ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی جنگ نہ جیت سکے کیونکہ جنگ کو ٹالنے کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔

افغانستان کے معاملات میں مداخلت نہیں کر رہے

پاکستان نے کہا ہے کہ طالبان سے متعلق کرزئی حکومت کے خدشات کا خاتمہ کرنے کیلئے مزید اقدامات کرنے کو تیار ہے لیکن اس سلسلے میں کابل حکومت کو بھی کچھ کرنا ہوگا۔ انتہا پسندی کے انسداد کیلئے زیادہ انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ ہونا چاہئے۔ اے ایف پی کے مطابق وزارت خارجہ میں افغان سفیر کو بتایا گیا کہ مزید اقدامات کا مطالبہ درست نہیں افغانستان کے معاملات میں مداخلت نہیں کر رہے۔

بینظیر کے خلاف کرپشن ثابت ہوگئی

قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ ایس جی ایس کوٹیکنا کیس میں سوئٹزرلینڈ کی عدالت نے کیس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر مکمل غیر جانبداری سے سماعت کی اور بے نظیر بھٹو کو کرپشن کا مجرم قرار دیا۔

سیاستدان کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے پیدا کریں

واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ کوٹری کے مقام پر 19.512 ملین ایکڑ فٹ پانی جا چکا ہے۔ جو کم از کم 3 کالا باغ ڈیموں کے برابر پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش سے بھی زیادہ ہے۔ مشرف ڈیم بنانے پر متفق ہیں وفاقی حکومت جب کہے گی واپڈا تعمیر شروع کر دے گا۔ اگلے سال آغاز ہو جائے تو 2010ء تک کام مکمل ہو جائے گا۔ واپڈا نے سیاستدانوں کے خدشات دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے سیاستدان کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے پیدا کریں۔ تربیلا، منگلا اور چشمہ میں پانی سٹور کرنے کی گنجائش 25 فیصد کم ہو چکی ہے۔ نئے ڈیم نہ بنے تو 2020ء میں پاکستان قحط زدہ ملکوں میں آجائے گا۔

جب تک ایک پختون زندہ ہے کالا باغ ڈیم نہیں بن سکتا

اے این پی کے مرکزی صدر اسفند یار ولی نے کالا باغ ڈیم کو صوبہ سرحد کے پختونوں کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ قرار دیا اور کہا ہے کہ تینوں صوبوں کی مخالفت کے باوجود منصوبے پر عملدرآمد وفاق کے خلاف سازش ہے۔

فروغ تعلیم کیلئے 18۔ارب روپے فراہم ہونگے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے تعلیمی اداروں میں معیاری تعلیم یقینی بنانے کیلئے جامع حکمت عملی پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اور صوبے میں فروغ تعلیم کیلئے آئندہ تین سالوں میں 18۔ارب روپے کے خطیر فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔

11 ستمبر کے واقعہ کی روشنی میں امریکہ اور گیارہ کا ہندسہ

علم الاعداد کی روشنی میں امریکہ میں ہونے والی 11 ستمبر کی دہشت گردی کے حوالے سے 11 نمبر امریکہ کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوا ہے۔ امریکہ پر جس دن حملہ ہوا 11 تاریخ تھی۔ مہینہ اور سال کا 254 واں دن تھا۔ یعنی 4+5+2=11 ہے۔ 11 ستمبر کے بعد سال ختم ہونے میں باقی 111 دن بچتے ہیں۔ عراق اور ایران کا ایریا کوڈ 119 ہے یعنی 9+1+1=11 پاکستان کا ایریا کوڈ 92 یعنی 9+2=11 ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جڑواں ٹاورز 11 کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ جس پہلے جہاز نے ٹاور کو ٹکر ماری وہ فلائٹ نمبر 11 تھی۔ سٹیٹ آف نیویارک متحدہ میں شامل ہونے والی 11ویں سٹیٹ تھی۔ Newyork City کے 11 لیٹرز ہیں۔ Afghanistan کے 11 لیٹرز ہیں۔ The Pantagon کے 11 لیٹرز ہیں۔ Ramzi Yousef کے 11 لیٹرز ہیں۔ فلائٹ نمبر 11 کی بورڈنگ 92 یعنی 9+2=11 فلائٹ نمبر 77 بورڈنگ 65 یعنی 6+5=11 ہے۔

(روزنامہ جنگ 18 ستمبر 2001ء)

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

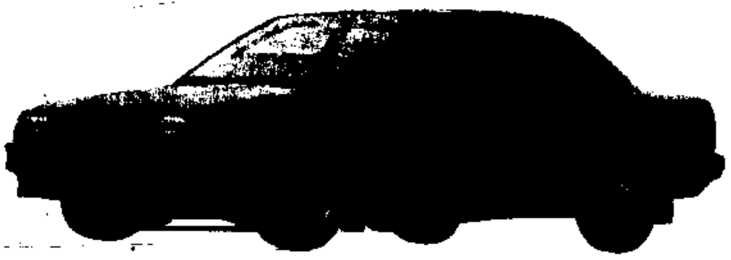

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر3

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ــــ ہمدردانہ مشورہ

اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۳۹۶۶